رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بوقتِ رخصتی عمرِ عائشہ نو یا انیس سال ؟

تحقیقی مقالہ

از قلم:

ابو عمر غلام مجتبیٰ المدنی العطاری

عمرِ عائشہ رضی اللہ عنہا بوقت رخصتی نو یا انیس سال؟

تحقیقی مقالہ

از: ابو عمر غلا مجتبیٰ المدنی العطاری

وجہ تخلیق کائنات سیاح افلاک جناب رسول پاک ﷺ کی سیرت اسوۃ حسنہ پر اعتراض کرنا اور کجی نکالنا دشمنان اسلام کا پرانہ وطیرہ رہا ہے اور جب بھی ان لوگوں نے یہ ناپاک حرکت کرنے کی کوشش کی ہے تو وہ تھوک پلٹ کر ان ہی کے منہ پر پڑا ہے گزشتہ کچھ عرصہ سے کبھی لبرلز کی طرف سے تو کبھی سیکیولرز کی طرف سے کبھی ہندوؤں کی طرف سے تو کبھی عیسائیوں کی طرف سے ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے مبارک نکاح اور رخصتی کی عمر کو لے کر اعتراضات کرتے نظر آرہے ہیں حال ہی میں ہندستان کی حکومت کی ایک ملعون عورت نوپور شرما نے بھی یہی مغلظات بک کر اپنی اصلیت بتادی اس کے بعد ہمارے کچھ کچے ذہن کے مسلمانوں کے ذہن میں سوالات اٹھتے ہیں اور تشفی بخش جوابات نا ملنے کے بعد وہ سوالات وہم اور وسوسہ کی شکل اختیار کرتے ہیں اور انہی اوہام وساوس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے موجودہ لبرلز و سیکیولرز ان سادہ لوح مسلمانوں کو دین سے بیزار کرنے میں لگ جاتے ہیں جس کے نتیجے میں بعض اوقات ہمارے بھولے بھالے مسلمان ان کے بچھائے ہوئے جال میں پھنس جاتے ہیں جواب کی طرف جانے سے پہلے عرج کرتا چلوں کہ یہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آنا، تمام امتیوں کی امی جان بننا یہ سب اللہ پاک کی طرف سے انتخاب تھا خود نبی اکرم ﷺ کی اپنی خواہش نا تھی جیسا کہ بخاری شریف میں روایت ہے کہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ وَيَقُولُ هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے دو مرتبہ خواب میں دکھائی گئی ہو۔ میں نے دیکھا کہ تم ایک ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی ہو اور کہا جا رہا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہیں، ان کا چہرہ کھولئے۔ میں نے چہرہ کھول کر دیکھا تو تم تھیں، میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو وہ خود اس کو پورا فرمائے گا۔

صحیح بخاری حدیث نمبر: 3895(کتاب مناقب الانصار)

جب یہ عقدِ نکاح تھا ہی ربّ عز و جل کی طرف سے تو اس کے بعد کم سے کم کسی مسلمان کیلیے یہ وہم و وسوسہ رکھنا کہ یہ بے جوڑ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک 53 سال اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر 9 سال تھی یہ ظلم اور انسانیت کے خلاف تھا، اپنے ایمان کو ضایع کرنے کے مترادف ہے، یہ عین مشیت الٰہی کے مطابق ہی ہے اور اُس کا کوئی عمل حکمت سے خالی نہیں ہوتا ظاہری حکمت و علت میں بعد عرض کرتا ہوں، اس سے پہلے ضروری یہ ہے کہ ان ناپاک ارادوں پر کچھ تحقیقی اور تنقیدی نظر ڈالنی چاہیے،

مؤرخین کی رائے

کتب تاریخ کا مطالعہ اگر کیا جائے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بڑی بہن سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا طویل العمر صحابیات میں سے ہیں۔عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ ہیں۔بڑی خدا رسیدہ عبادت گذار اور بہادر خاتون ان کی عمر تمام مورخین نے سو سال لکھی ہے۔سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان سے دس سال چھوٹی ہیں۔سیدہ اسماء حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے پانچ یا دس دن بعد فوت ہوئیں۔سن وفات 73ھ ہے۔اس حساب سے سیدہ اسماء کی عمر ہجرت کے وقت 27 سال ہوئی اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان سے دس سال چھوٹی ہیں تو آپ کی عمر ہجرت کے وقت 17 سال ہوئی اور سن دو ہجری میں رخصتی ہوئی تو اس کے مطابق رخصتی کے وقت 19 سال عمر بنتی ہے نا کہ 9 سال۔۔

جیسا کہ البدایہ والنہایہ میں ہے

اسلمت اسماء قديما وهم بمكة فى اول الاسلام... وهى آخر المهاجرين والمهاجرات موتا. وكانت هى اكبر من اختها عائشة بعشر سنين.. بلغت من العمر مائة سنة.

اسماء مکہ میں اوائل اسلام میں مسلمان ہوئیں۔مہاجرین مردوں عورتوں میں سب سے آخر فوت ہونے والی ہیں۔اپنی بہن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دس سال بڑی تھیں"۔

(البدایہ والنہایہ 8 / 346 طبع بیروت)

اسی طرح تھذیب والتھذیب میں ہے

اسلمت قدیما بعد اسلام سبعة عشر انسانا... ماتت بمکة بعد قتله بعشرة ایام وقیل بعشرین یوماً وذلك فی جمادی الاولیٰ سنة ثلاث وسبعین۔

مکہ معظمہ میں سترہ آدمیوں کے بعد ابتدائی دور میں مسلمان ہوئیں۔۔۔اور مکہ مکرمہ میں اپنے بیٹے (عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) کی شہادت کے دس یا بیس دن بعد فوت ہوئیں اور یہ واقع ماہ جمادی الاولیٰ سن 73ھ کا ہے'

)علامہ ابن حجر عسقلانی، تھذیب التھذیب 12 ص 426 طبع لاھور، الامام ابوجعفر محمد بن حریر طبری، تاریخ الامم والملوک ج 5 ص 31 طبع بیروت، حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبھانی م 430ھ، حلیة الولیاء وطبقات الاصفیاء 2 ص 56 طبع بیروت(

مزید حوالہ جات

اسلمت قدیما بمکة وبایعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم.. ماتت اسماء بنت ابی بکر الصدیق بعد قتل ابنها عبداللہ بن الزبیر وکان قتله یوم الثلثاء لسبع عشرة لیلة خلت من جمادی الاولیٰ سنة ثلاث وسبعین۔

' 'سیدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ میں قدیم الاسلام ہیں۔آپ نے رسول اللہ کی بیعت کی۔اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے چند دن بعد فوت ہوئیں۔عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت بروز منگل 12 جمادی الاولیٰ 73ھ کو ہوئی ہے''۔

)محمد ابن سود الکاتب الواقدی 168ھ م 230ھ الطبقات الکبریٰ ج 8 / 255 طبع بیروت(

کانت اسن من عائشة وهی اختها من ابیها.. ولدت قبل التاریخ لسبع وعشرین سنة۔

' 'سیدہ اسماء، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ عمر کی تھیں۔باپ کی طرف سے سگی بہن تھیں۔ ہجرت سے 27 سال قبل پیدا ہوئیں''۔ (امام ابن الجوزی، اسدالغابہ فی معرفة الصحابة ج 5 ص 392 طبع ریاض)

اسلمت قديما بمكة قال ابن اسحق بعد سبعة عشر نفسا.. بلغت اسماء مائة سنة ولدت قبل الهجرة لسبع وعشرين سنة.

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ میں ابتدائً مسلمان ہوئیں۔ابن اسحاق نے کہا سترہ انسانوں کے بعد سو سال عمر پائی ہجرت سے 27 سال پہلے پیدا ہوئیں"۔

) الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ 4 ص 230 م 773ء، سیرۃ ابن ھشام م 1 ص 271 طبع بیروت،، الکامل فی التاریخ 4، ص 358 طبع بیروت، علامہ ابوعمر یوسف ابن عبداللہ بن محمد بن عبدالقرطبیؒ 363ء، الاستیعاب فی اسماء الاصحاب علی ھامش الاصابۃ 463ء ج 4 ص 232 طبع بیروت(

اسی تحقیق کی تائید متفق علیہ وہ احادیث بھی کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جنگ بدر اور احد میں شریک تھیں۔جنگ احد کے موقع پر آپ ام سلیم کے ہمراہ پانی کے مشکیزے اٹھائے مسلمانوں کو پانی پلاتی پھر رہی تھیں (بخاری کتاب الجہاد و السیر، باب غزوالنساء وقتالھن مع الرجال)

یہ تائید اس طرح ہوگی کہ اگر ہجرت کے وقت بیبی پاک کی عمر 9 سال تھی تو جنگ بدر اور احد میں 10 اور 11 سال کی عمر ہونی چاہیے، اور اتنی کمسن لڑکی کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میدان جنگ میں آنے کی اجازت ہرگز نا دیتے جبکہ 15 سال سے چھوٹے لڑکوں کو جنگ میں آنے سے منع فرما چکے تھے، توایک کمسن لڑکی کو کیسے اجازت عطا فرما سکتے ہیں۔

اس تحقیق سے معترضین کو جواب تو کافی اور وافی مل جائے گا لیکن دواعتبار سے یہ جواب نا قابل قبول ہے

اولا

دراصل حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھما کی عمر کا فرق تاریخی کتب کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ دس سال کا فرق ہے اور عبارت وکانت ھی اکبر من اختہا عائشۃ بعشر سنین حالانکہ اصل عبارت میں عشر کی جگہ عشرین ہے جس کا مطلب کہ دونوں بہنوں کی عمر میں بیس سال کا فرق ہے اور جب بیس سال کا فرق ہوگا تو نکاح کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کی عمر 9 سال ہی بنتی ہے ، جو کہ کتب آحادیث سے صحیحہ اسناد سے ثابت ہے تو جو توجیہ موجود بھی ہے

اور احادیث صحیحہ کے موافق بھی ہے یہی توجیہ قبول کی جائے گی ورنہ منکرین حدیث ہر اس حدیث کو ماننے سے انکار کردیں گے جو ان کے مزاج و عقل کے خلاف ہواور اپنی من چاہی تاویلات و توجیہات کریں گے اوراس طرح انکار حدیث کا دروازہ کھولنا اسلام کی بنیادوں کیلیے انتہائی خطرناک ثابت ہوگا اور کئی نئے فتنوں کیلیئے دروازہ کھولنا ثابت ہوگا اس کی ایک مثال اس کے تحقیق کا اگر تقابل احادیث مبارکہ سے کیا جائے تو یہ جواب نا صرف کمزور بنتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دین کی بنیادوں پر بھی ضرب پڑتی ہے وہ کیسے ؟

حال ہی میں ایک اہلسنت کے بہت بڑے نام نے اسی حدیث پر کلام کرتے ہوئے فرمایا کہ بخآری شریف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے دو سو سال بعد لکھی گئی ابھی میں کچھ بات کہوں آپ سنیں اور کچھ دنوں بعد وہ آگے کسی سے کہیں لازمی کچھ نا کچھ بیان میں تبدیلی ہوگی اور جب وہ آگے کہے گا تو لازمی کچھ اور تبدیلی ہوگی۔

مجھے یہ سن کر بہت زیادہ حیرت ہوئی کہ شاید ان حضرت نے تدوین حدیث کے مراحل و مراتب اور اصول حدیث کے تحت جورواۃ اور مرویات کی شرائط ،احتیاط موجود ہیں وہ پڑھیں بھی ہیں یا نہیں ؟ کیا یہ جواب دینے کے بعد آپ بجز بخآری شریف کہ کسی بھی حدیث کی کتاب کو دلیل کے طور پر پیش کر سکتے ہیں ؟ یقینا نہیں کر سکتے اس کا صاف اور سیدھا مطلب یہی ہے کہ جو لوگ خود کو اہل قرآن کہہ کر حدیث کا انکار کرتے ہیں آپ ان ہی کی زبان بول رہے ہیں خدارا ہوش میں رہتے ہوئے بولیے۔

ثانیا

یہ رائے مؤرخین کی تو کہی جا سکتی ہے محدثین کی رائے اس کے خلاف ہے اور ظاہر ہے جب بھی حدیث و تاریخ میں تقابل ہو تو رجحان ہمیشہ حدیث ہی کو دی جائے گی اتنی موٹی بات تو تھوڑی بہت سمجھ بوجھ رکھنے والا بھی جانتا ہی ہے۔

محدثین کی رائے

جبکہ محدثین کی تحقیق اور روایات کے مطابق رخصتی کے وقت عمر مبارک 9 سال ہی تھی جیسا کہ بخاری شریف میں ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِي فَوَفَى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا لَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّي لَأُنْهِجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح جب ہوا تو میری عمر چھ سال کی تھی ، پھر ہم مدینہ (ہجرت کرکے) آئے اور بنی حارث بن خزرج کے یہاں قیام کیا۔ یہاں آکر مجھے بخار چڑھا اوراس کی وجہ سے میرے بال گرنے لگے۔ پھر مونڈھوں تک خوب بال ہوگئے پھر ایک دن میری والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا آئیں ، اس وقت میں اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ کھیل رہی تھی انہوں نے مجھے پکا را تو میں حاضر ہوگئی۔مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ میرے ساتھ ان کا کیا ارادہ ہے۔آخر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑکر گھر کے دروازہ کے پاس کھڑا کر دیا اور میرا سانس پھولا جارہاتھا۔ تھوڑی دیر میں جب مجھے کچھ سکون ہوا تو انہوں نے تھوڑا سا پانی لے کر میرے منہ اور سر پر چھیرا۔ پھر گھر کے اندر مجھے لے گئیں۔وہاں انصار کی چند عورتیں موجود تھیں ، جنہوں نے مجھے دیکھ کر دعا دی کہ خیر وبرکت اور اچھا نصیب لے کر آئی ہو ، میری ماں نے مجھے انہیں کے حوالہ کردیا اور انہوں نے میری آرائش کی۔اس کے بعد دن چڑھے اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اورانہوں نے مجھے آپ کے سپرد کردیا میری عمر اس وقت نو سال تھی۔

صحیح بخاری حدیث نمبر: 3894

صحیح مسلم حدیث نمبر 3479

سنن ابی داؤد حدیث نمبر 4933

سنن نسائی حدیث نمبر3380

ابن ماجہ حدیث نمبر 1876

صحاح ستہ کی پانچ کتب میں یہی حدیث مبارکہ آئی ہے کہ رخصتی کے وقت عمر مبارک 9 سال ہی ہے، اور یہی درست بھی ہے لیکن اس پر کم عمری کا اعتراض کرنا درحقیقت اس وقت کے عرف و رواج، بلوغت و صغر پن سے لاعلمی کی وجہ سے ہی کیا جاسکتا ہے کیونکہ تاریخ اسلامی کی کتب میں ایسے بہت واقعات نقل کیے گئے ہیں ، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ عرب کے معاشرے میں دس سال کی عمر میں ماں بننا کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی اور اس عمر میں نکاح کرنا رواج کے مطابق ہی تھا ان لوگوں کے لئے یہ کوئی نئی اور حیرت کی بات نہیں تھی۔

کم سنی میں نکاح کے چند واقعات

ابوعاصم النبیل کہتے ہیں کہ میری والدہ ایک سو دس (110) ہجری میں پیدا ہوئیں اور میں ایک سو بائیس(122) ہجری میں پیدا ہوا۔(سیر اعلاالنبلاء جلد7رقم1627) یعنی بارہ سال کی عمر میں ان کا بیٹا پیدا ہوا تو ظاہر ہے کہ ان کی والدہ کی شادی دس سے گیارہ سال کی عمر میں ہوئی ہوگی۔

عبداللہ بن عمر و اپنے باپ حجرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے صرف گیارہ سال چھوٹے تھے۔

جناب

)تذکرۃ الحفاظ جلد1ص93(

وہی ہشام بن عروہ جنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی روایت کی ہے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے شادی کی اور بوقت زواج فاطمہ کی عمر نو سال تھی۔

(الضعفاء للعقیلی جلد4رقم 1583، تاریخ بغداد 1/222

(4)عبداللہ بن صالح کہتے ہیں کہ ان کے پڑوس میں ایک عورت نو سال کی عمر میں حاملہ ہوئی اور اس روایت میں یہ بھی درج ہے کہ ایک آدمی نے ان کو بتایاکہ اس کی بیٹی دس سال کی عمر میں حاملہ ہوئی۔

(کامل لابن عدی جلد5ر قم 1015(

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کی شادی نو سال کی عمر میں عبداللہ بن عامر سے کرائی (تاریخ ابن عساکر جلد70)۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ایک واقعہ نقل فرمایا ہے کہ عباد بن عباد المہلبی فرماتے ہیں میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اٹھارہ سال کی عمر میں نانی بن گئی نو سال کی عمر میں اس نے بیٹی کو جنم دیا اور اس کی بیٹی نے بھی نو سال کی عمر میں بچہ جنم دیا۔

سنن دارقطنی جلد3کتاب ا لنکاح رقم 3836 (

انوسال کی عمر میں ماں بننا یہی بتارہاہے کہ ان کی رخصتی 8سال کی عمر میں کی گئی تھی۔

اسی طرح امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں

میں نے صنعا میں 21 سالہ عورت کو نانی بنے دیکھا ہے، کہ ایک عورت کو 9 سال کی عمر میں حیض آیا اور 10 سال کی عمر میں اس نے ایک بچی کو جنم دیا، پھر یہ بچی بھی 9 سال کی عمر میں جوان ہوئی اور اس نے بھی 10 سالہ عمر میں ایک بچی کو جنم دیا"

"السنن الکبری" از بیہقی (1 / 319 (

بلکہ خود حضرت عائشہ کی ترمذی شریف میں قول موجود ہے کہ

عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَقَدْ قَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا بَلَغَتْ الْجَارِيَةُ تِسْعَ سِنِينَ فَهِيَ امْرَأَةٌ

جب لڑکی 9 سال کو پہنچ جائے تو وہ عورت ہی ہے

ترمذی حدیث نمبر 1109

اس سے صاف ظاہر ہے کہ عرب میں اس وقت 9 سال کی عمر میں شادی معمول اور عرف کے مطابق تھا ، پھر یہ کہ خود عرب کی گرم آب و ہوا میں عورتوں کے غیر معمولی نشوونما کی صلاحیت ہے لہذا موجودہ دور پر اور وہ بھی عرب کے علاوہ دیگر ملکوں پر اس وقت اور اس علاقے قیاس کرنا کسی طور درست نہیں ہے۔دوسری بات کہ عام طور پر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جس طرح ممتاز اشخاص کے دماغی اور ذہنی قویٰ میں ترقی کی غیر معمولی استعداد ہوتی ہے، اسی طرح قدوقامت میں بھی بالیدگی کی خاص صلاحیت ہوتی ہے۔اس لیے بہت تھوڑی عمر میں وہ قوت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں پیدا ہوگئی تھی جو شوہر کے پاس جانے کے لیے ایک عورت میں ضروری ہوتی ہے۔بلکہ خود حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میری والدہ میرے جسمانی نشوونما کا خاص اسی غرض کی بنا پر خاص خیال کرتی تھیں بلکہ ٹوٹکے استعمال کرتی تھی تاکہ جلد از جلد میری رخصتی کی جائے

ابن ماجہ میں مروی ہے کہ

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ أُمِّي تُعَالِجُنِي لِلسُّمْنَةِ، تُرِيدُ أَنْ تُدْخِلَنِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَمَا اسْتَقَامَ لَهَا ذَلِكَ، حَتَّى أَكَلْتُ الْقِثَّاءَ، بِالرُّطَبِ، فَسَمِنْتُ، كَأَحْسَنِ سِمْنَةٍ»

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے'انھوں نے فرمایا:میری والدہ(ام رومان زینب)مجھے موٹا کرنے کی تدبیر کیا کرتی تھیں تاکہ میری رخصتی کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روانہ کریں۔لیکن (کسی تدبیر سے)یہ مقصد حاصل نہ ہوا حتیٰ کہ میں نے تازہ کھجوروں کے ساتھ ککڑی کھائی تو انتہائی متناسب انداز کی فربہ ہو گئی۔

ابن ماجہ کتاب الاطعمہ حدیث نمبر 3324

ایک نکتہ

اس کے ساتھ اس نکتہ کو بھی فراموش نہ کرنا چاہئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خود ان کی والدہ نے بغیر اس کے کہ آنحضرت ﷺ کی طرف سے رخصتی کا تقاضا کیاگیاہو، خدمتِ نبوی ﷺ میں بھیجا تھا اور دنیا جانتی ہے کہ کوئی ماں اپنی بیٹی کی دشمن نہیں ہوتی؛ بلکہ لڑکی سب سے زیادہ اپنی ماں ہی کی عزیز اور محبوب ہوتی ہے۔اس لیے ناممکن اور محال ہے کہ انھوں نے ازدواجی

تعلقات قائم کرنے کی صلاحیت واہلیت سے پہلے ان کی رخصتی کردی ہو اور اگر تھوڑی دیر کے لیے مان لیا جائے کہ عرب میں عموماً لڑکیاں ۹/برس میں بالغ نہ ہوتی ہوں تواس میں حیرت اور تعجب کی کیا بات ہے کہ استثنائی شکل میں طبّی اعتبار سے اپنی ٹھوس صحت کے پس منظر میں کوئی لڑکی خلافِ عادت ۹/برس ہی میں بالغ ہوجائے، جو ذہن و دماغ منفی سوچ کا عادی بن گئے ہوں اور وہ صرف شکوک و شبہات کے جال بننے کے خوگر ہوں انھیں تویہ واقعہ جہالت یا تجاہل عارفانہ کے طور پر حیرت انگیز بناکر پیش کرے گا لیکن جو ہرطرح کی ذہنی عصبیت و جانبداری کے خول سے باہر نکل کر عدل و انصاف کے تناظر میں تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہتے ہوں وہ جان لیں کہ نہایت مستند طریقہ سے ثابت ہے کہ عرب میں بعض لڑکیاں ۹/برس میں ماں اور اٹھارہ برس کی عمر میں نانی بن گئی ہیں۔جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے،

چھوٹی عمر میں رخصتی کی حکمت

قرآن پاک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کو بہترین نمونہ قرار دیا نا صرف مسلمانوں کیلیے بلکہ تمام انسانیت کیلیے حیات مبارک کا ہر ہر پہلو مشعل راہ ہے اور تا قیامت رہنمائی کرتا رہے گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیرونی اقوال و افعال تو صحابہ کرام ہر وقت دیکھتے اور سنتے تھے، پھر دوسروں تک وہ احادیث پہنچاتے تھے، لیکن اندرونِ خانہ کا معاملہ مکمل طور پر اس انداز سے محفوظ کرنے کیلیے کہ رہتی دنیا کیلیے ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ بنے کسی ایسے فرد کا ہونا ضروری تھا جو ان اعمال و اقوال کو محفوظ کرے،

تجربہ اور مشاہدہ گواہ ہے کہ ذہنی استعداد کی قوت سیکھنے اور حاصل کرنے کیلیے جو سب سے بہترین عمر ہے وہ یہی 9، 10 سال کی عمر سے لیکر 18، 20 سال کی عمر ہے اس عمر کے حصے میں انسان کا دماغ خالی لوح کی مانند ہوتا ہے عام طور پر جو چیز اس عمر میں نقش ہوجائے ساری عمر حافظے میں محفوظ رہتی ہے، اس کا مشاہدہ آپ قران پاک کے حفظ کرنے کیلیے بچوں کی بہترین عمر یہی ہے اس سے کر سکتے ہیں اور یہی عمر کا حصہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں گزارا جبکہ دیگر ازواج مطہرات کی عمریں استفادہ و تحصیل سے زیادہ تھی کوئی

اور ایسا فرد گھر کے اندر ہونا ضروری تھا جو یہ علوم دینیہ کے خزانے کو محفوظ کر کے دوسروں تک پہنچائے، اور یقینا یہ کام ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بخوبی کیا جس کے نتائج و اثرات واضح طور پر سامنے آئے چنانچہ

كانت عائشة أفقه الناس وأعلم الناس وأحسن الناس رأيا في العامة» (استیعاب علی الاصابۃ: جلد۴/ ص۲۵۸) "

حضرت عائشہ تمام لوگوں میں زیادہ سمجھدار اور سب سے زیادہ علم والی اور عام طور پر نہایت پختہ رائے رکھنے والی تھیں۔"

اسی کتاب میں امام ابوالضحیٰ سے مروی ہے کہ حضرت مسروق فرماتے تھے کہ

»رأيت مشيخة من أصحاب رسول الله ﷺ الأكابر يسئلونها عن الفرائض«

"میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے جلیل القدر اصحاب کو دیکھا کہ وہ حضرت عائشہ سے فرائض کے مسائل دریافت کیا کرتے تھے"

ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ میرے والد مکرم فرمایا کرتے تھے

»ما رأيت أحدا أعلم بفقه ولا بطب ولا بشعر من عائشة رضي الله عنها«

"میں نے کسی کو حضرت عائشہ سے زیادہ عالم نہیں پایا۔فقہ، طب، شعر ان میں سے کسی ایک میں بھی کوئی ان کا ہم پلہ عالم نہ تھا۔"

امام زہری جو صحابہ کرام کے حالات سے بہترین واقفیت رکھنے والے اور علم حدیث اور فقہ کے مسلمہ امام ہیں، ان کا بیان ہے کہ

»لو جمع علم عائشة إلى علم جميع أزواج النبي ﷺ وعلم جميع النساء لكان علم عائشة أفضل«

"اگر حضرت عائشہ کا علم ایک پلہ میں رکھا جائے اور تمام ازواجِ مطہرات اور دیگر تمام عورتوں کا دوسرے پلہ میں اور یہ تمام علم سے آراستہ ہو کر آئیں تو پھر بھی حضرت عائشہ ہی کے علم کا پلہ بھاری رہے گا۔"

ابوبردہ اپنے والد ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے

»ما أشكل علينا أمر فسألنا عنه عائشة إلا وجدنا عندها فيه علما«

"مشکل سے مشکل مسئلہ بھی حضرت عائشہ سے دریافت کیا جاتا تو اس کے متعلق بھی علم کا خزانہ ان کے پاس موجود نظر آتا تھا۔"

حاصل کلام

یہ نکاح مشیت الٰہی سے ہی ہوا

اس وقت عام طور پر اس عمر میں لڑکی بالغ ہوجاتی تھی

اس عمر میں نکاح عرب کے عرف و رواج کے مطابق تھا

یہ رخصتی نبی کریم ﷺ کے تقاضہ کے بغیر والدین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مرضی کے مطابق ہوا

اصل حکمت دین کی ترویج تھی جس کا فائدہ تا صبح قیامت جاری رہے گا